السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند ایک سلام ہیں ان کے دلائل قرآن وسنت سے پیش کریں:

1۔ مسلمان کی ملاقات کے وقت 2۔ سلام دعائی 3۔ سلام اعراض

4۔ سلام علی الکفار 5۔ سلام اور جواب 6۔ مشرکین کو سلام نہ کرنا

(محمد حسین بن عبدالصمد ابراہیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ سلام لقاء مسلم کی دلیل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پرچھ حق ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب مسلم سے ملاقات ہو تو فوراً اس کو سلام کرنا ہے۔ [اور جب دعوت دے تو قبول کرنا اور جب وہ خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کرنا اور جب چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو اس کا جواب دینا اور بیمار ہو تو عیادت کرنا اور جب فوت ہو جائے تو جنازہ کے پیچھے چلنا۔]1

۲۔ سلام دعاء کی دلیل ہے: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔)) [''اے نبیؐ 1 آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو۔'']2 {وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا} [مریم: ۳۳] [''اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا سلام ہو۔'']

۳۔ سلام اعراض کی دلیل {وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا} [الفرقان: ۶۳] [''اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔'']

۴۔ سلام علی الکفار کی دلیل موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا قول ہے {وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی} [طٰہٰ: ۴۷] [''اور سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت کا پابند ہو۔''] نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

1۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث: ۵۶۵۱۔ باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام۔

2۔ بخاری، کتاب الاذان، باب التشھد فی الآخرۃ۔ مسلم، کتاب الصلاۃ باب التشھد فی الصلاۃ۔

ہرقل کو مکتوب لکھا تو اس میں تھا: ((سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی))1

۵۔ سلام اور جواب کی دلیل ہے: {فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا} [النسآئ: ۸۶] [''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔''] وعلیکم السلام والی احادیث۔ 2 [''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو جب تم ان میں سے کسی کو راستہ میں ملو تو اسے راستے کے تنگ تر حصے پر جانے پر مجبور کرو۔'']3 ابراہیم علیہ السلام کا قول {سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآئَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ} [ھود: ۶۹] [''انہوں نے سلام کا جواب دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔''] اور یہود و نصاریٰ کے سلام کے جواب والی احادیث۔ [''جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم صرف وَعلیکم کہا کرو۔'']4

1۔ بخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث: ۷۔

2۔ جامع ترمذی، ابواب الاستئذان، باب کیف رد السلام۔

3۔ مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیھم۔

4۔ بخاری، کتاب الاستئذان، باب کیف یرد علی اھل الذمۃ السلام۔ مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام۔